حضرت خواجہ محمد بابا سماسی قدس سرہٗ العزیز

آفتابِ برج حق شناسی

نام:

آپ کا اسم گرامی محمد، لقب بابا سماسی ہے آپ کا وطن سماس ہے جو بخارا سے تین کوس کے فاصلے پر واقع ایک قریہ ہے اسی نسبت سے آپ کو بابا سماسی کہا جاتا ہے۔ بابا عربی زبان میں بزرگ صاحب ارشاد اور ولی کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

باطنی انتساب:

طریقت میں آپ کا انتساب حضرت خواجہ علی رامیتنی قدس سرہ سے ہے جب حضرت عزیزاں کا آخری وقت آیا تو اپنے اصحاب میں اپنی خلافت و جانشینی کے لئے آپ کو منتخب فرمایا اور اپنے تمام اصحاب کو آپ کی ملازمت ومتابعت کا حکم فرمایا آپ صاحب کشف اور کمالات وکرامات کے حامل بزرگ تھے۔

مردِ کامل کی خبر:

امام الطریقہ حضرت شاہ نقشبند قدس سرہ کی ولادت سے قبل جب کبھی قصرِ ہندواں سے گزرتے تو فرماتے:

''اس خاک سے ایک مرد خدا کی خوشبو آتی ہے جلدی ایسا ہوگا کہ کوشک ہندواں قصرِ عارفاں بن جائے گا''

جب وقت قریب آیا تو اپنے خلیفہ نامدار خواجہ امیر کلال قدس سرہ کو مخاطب ہو کر فرمایا اب خوشبو زیادہ ہوگئی ہے لگتا ہے کہ وہ مرد پیدا ہوگیا ہے۔ چنانچہ حضرت شاہ نقشبند کی ولادت باسعادت کے تین روز بعد ان کے جدِ امجد انہیں لے کر حضرت بابا سماسی کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے اپنی نظر کیمیا اثر سے توجہ ڈالی اور فرمایا:

''یہ میرا فرزند ہے ہم نے اسے اپنی فرزندی میں قبول کیا یہ لڑکا عنقریب اپنے وقت کا مقتداء ہوگا پھر حضرت امیر کلال سے مخاطب ہو کر فرمایا: میرے فرزند بہاؤالدین کی تربیت وشفقت میں کوئی کوتاہی نہ کرنا ورنہ ہم معاف نہیں کریں گے حضرت امیر کلال نے کھڑے ہو کر نہایت ادب واحترام سے ہاتھ سینے پر رکھ کر فرمایا:

''اگر کوتاہی کروں تو مرد نہیں''

فراست وبصیرت:

حضرت خواجہ نقشبند سے منقول ہے کہ جب میری عمر اٹھارہ سال یا کچھ کم وبیش ہوئی تو میرے جدامجد کو میرے نکاح کی فکر ہوئی انہوں نے مجھے خواجہ محمد بابا قدس سرہ کی خدمت میں قصر عارفاں میں بھیجا تاکہ ان کے قدموں کی برکت سے یہ کام انجام پہنچ پائے۔

جب میں آپ کی زیارت سے مشرف ہوا تو پہلی کرامت جو دیکھنے میں آئی یہ تھی کہ اس رات آپ کی صحبت و برکت سے مجھ میں بڑا تفرع و نیاز پیدا ہوا۔ رات کے اخیر حصے میں اٹھ کر میں نے وضو کیا اور آپ کی مسجد مبارک میں جا کر دو رکعت نماز پڑھی اور سر سجدے میں رکھ کر دعاوفریاد بہت کی۔ اس اثنا میں میری زبان سے نکلا:

''خدایا مجھے بلا کا بوجھ اٹھانے اور اپنی صحبت کی محنت برداشت کرنے کی قوت عطا فرما''

صبح کو جو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فراست وبصیرت سے میری رات کی سرگزشت سے آگاہ ہو کر فرمایا: اے فرزند! دعا میں یوں کہنا چاہئے تھا:

''خدایا اس بندہ ضعیف کو اپنے فضل وکرم سے اسی پر قائم رکھ جس میں تیری رضا ہے''

پھر فرمایا کہ بے شک خدا عزوجل کی رضا تو اس میں ہے کہ بندہ بلا میں مبتلا نہ ہو۔ اگر وہ بنا پر حکمت اپنے کسی دوست پر بلا بھیجتا ہے۔ تو اپنی عنایت سے اس دوست کو اس بلا کے برداشت کرنے کی قوت بھی عطا فرماتا ہے اور اس کی حکمت اس پر ظاہر کر دیتا ہے۔ اپنے اختیار سے بلا طلب کرنا دشوار ہے اس لئے گستاخی نہیں کرنی چاہئے۔

بعد ازاں کھانا لایا گیا جب کھانے سے فارغ ہوئے تو حضرت بابا سماسی قدس سرہ نے دسترخواں سے روٹی اٹھا کر مجھے عنایت فرمائی میرے دل میں خیال آیا یہاں سیر ہو کر کھالیا ہے تھوڑی دیر بعد ہم واپس پہنچ جائیں گے آپ نے فرمایا لے لو کام آجائے گی میں نے وہ روٹی حفاظت سے رکھ لی۔ میں نہایت نیازمندی کے ساتھ آپ کے ہمراہ قصراں عارفاں کی طرف روانہ ہوا راستے میں میرے باطن میں جب بھی کوئی خطرہ پیدا ہوتا تو فرماتے کہ اپنے باطن کی حفاظت کر و یوں حالات و واقعات وکرامات کے مشاہدے سے آپ کے ساتھ اعتقاد بڑھتا گیا۔ راستے میں سابقہ عادت کے مطابق ایک عقیدت مند کے مکان پر جلوہ گر ہوئے اس نے نہایت بشاشت اور عقیدت مندی کا مظاہرہ کیا۔ دورانِ قیام عقیدت مند کے بار بار اندر باہر جانے کی بے قراری کو دیکھ کر ارشاد فرمایا:

''صحیح صحیح حال بتا تمہارے اضطراب کا کیا سبب ہے؟ اس نے عرض کیا دودھ کی ملائی (پنیر) تو گھر ہے لیکن روٹی نہیں ہے۔ حضرت بابا سماسی قدس سرہ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ وہ روٹی دو تا کہ اس نیازمند کا دل مطمئن ہو۔ اے فرزند تم نے دیکھا کہ بالآخر وہ روٹی کام آ ہی گئی''۔

خلفاء:

آپ کے چار مشہور خلفاء ہے۔

(۱) خواجہ سید امیر کلالؒ (۲) خواجہ محمود سماسیؒ

(۳) خواجہ دانش مندؒ (۴) خواجہ محمد صوفیؒ

وصال:

آپ کا وصال ۱۰ جمادی الآخر ۷۵۵ھ کو ہوا۔ مزار مبارک سماس میں ہے۔